صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 22 جون 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 22 جون 2015ء 4 رمضان 1436 ہجری 22 احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 142

صوم وصال

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وصال یعنی بغیر سحری کھائے مسلسل روزے نہ رکھو۔ صحابہ نے کہا آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال حدیث نمبر :1825)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اقدس یہ معلوم کر کے کہ لاہور سے شیخ محمد چٹو آئے ہیں اور احباب بھی آئے ہیں۔ محض اپنے خلق عظیم کی بناء پر باہر نکلے غرض یہ تھی کہ باہر سیر کو نکلیں گے۔ احباب سے ملاقات کی تقریب ہوگی۔ چونکہ پہلے سے لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ حضرت اقدس باہر تشریف لائیں گے اس لئے اکثر احباب چھوٹی (بیت) میں موجود تھے۔ جب حضرت اقدس اپنے دروازے سے باہر آئے تو معمول کے موافق خدام پروانہ وار آپ کی طرف دوڑے۔ آپ نے شیخ صاحب کی طرف دیکھ کر بعد سلام مسنون فرمایا:۔

حضرت اقدس: آپ اچھی طرح سے ہیں؟ آپ تو ہمارے پرانے ملنے والوں میں سے ہیں۔

بابا چٹو: شکر ہے۔

حضرت اقدس: (حکیم محمد حسین قریشی کو مخاطب کر کے) یہ آپ کا فرض ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کے کھانے ٹھہرنے کا پورا انتظام کردو۔ جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے کہو اور میاں نجم الدین کو تاکید کردو کہ ان کے کھانے کے لئے جو مناسب ہو اور پسند کریں وہ تیار کرے۔

حکیم محمد حسین: بہت اچھا حضور۔ انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

حضرت اقدس: (بابا چٹو کو خطاب کر کے) آپ تو مسافر ہیں۔ روزہ تو نہیں رکھا ہوگا؟

بابا چٹو: نہیں مجھے تو روزہ ہے میں نے رکھ لیا ہے۔

حضرت اقدس: اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے (البقرۃ:185) اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔ چلنے پھرنے سے بیماری میں کچھ کمی ہوتی ہے اس لئے باہر جاؤں گا۔ کیا آپ بھی چلیں گے؟

بابا چٹو: نہیں میں تو نہیں جا سکتا۔ آپ ہو آئیں۔ یہ حکم تو بے شک ہے مگر سفر میں کوئی تکلیف نہیں پھر کیوں روزہ نہ رکھا جاوے۔

حضرت اقدس: یہ تو آپ کی اپنی رائے ہے۔ قرآن شریف نے تو تکلیف یا عدم تکلیف کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار کچھ نہیں۔ انسان کو وہ راہ اختیار کرنی چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاوے اور صراط مستقیم مل جاوے۔

بابا چٹو: میں تو اسی لئے آیا ہوں کہ آپ سے کچھ فائدہ اٹھاؤں۔ اگر یہی راہ سچی ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم غفلت ہی میں مر جاویں۔

حضرت اقدس: ہاں یہ بہت عمدہ بات ہے۔ میں تھوڑی دور ہو آؤں۔ آپ آرام کریں۔ (یہ کہہ کر حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے۔)

(ملفوظات جلد پنجم ص 67-68)

میٹرک کے نتیجہ کا انتظار کرنے والے طلبا متوجہ ہوں

وہ مخلص نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں اپنی درخواستیں وکیل التعلیم کے نام مقررہ فارم پر بھجوائیں۔ داخلہ فارم یا اُس کی فوٹو کاپی مکرم امیر صاحب ضلع سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز یہ فارم براہ راست وکیل التعلیم کے نام خط لکھ کر بھی منگوایا جاسکتا ہے۔

واقفین نو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

☆..........☆..........☆

پی ایچ ڈی Ph.D کا اعزاز

مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ صالحہ صدیقہ صاحبہ اسسٹنٹ پروفیسر انسٹیٹیوٹ آف فارمیسی لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی لاہور اہلیہ مکرم ونگ کمانڈر (ر) محمد زکریا داؤد صاحب نے یونیورسٹی آف سائنس ملائیشیا (USM) پینانگ (Penang) سے کلینکل فارمیسی (Clinical Pharmacy) کے مضمون میں حلال فارماسیوٹیکل (Halal Pharamceuticals) کے موضوع پر 2015ء میں اپنی پی ایچ ڈی (Ph.D) مکمل کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ پی ایچ ڈی ڈگری حاصل کرنے کی وجہ سے خلافت جوبلی گولڈ میڈل کی بھی مستحق قرار پائی ہیں۔ مکرمہ ڈاکٹر صالحہ صدیقہ صاحبہ محترم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی صاحبزادی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز موصوفہ اور جماعت کے لئے مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم فیض احمد گجراتی صاحب

روزہ۔ ہمدردیٔ خلق کی عظیم الشان تعلیم

روزے کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے عام طور پر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے ان غرباء کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جو اپنی غربت کی وجہ سے اپنے لئے قوت لایموت مہیا نہ کر سکنے کے نتیجہ میں بھوک اور فاقوں سے دوچار ہو کر ناقابل برداشت تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جہاں تک اس فلسفہ اور اس کے ماتحت مندرجہ بالا دلیل کا تعلق ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ پر مسلّم ہے اور یہ یقین کر لینے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے کہ ایک مومن روزہ رکھ کر اور پو پھٹنے سے سورج غروب ہونے تک رضا کارانہ طور پر اپنے اوپر بھوک وارد کر کے اس حق الیقین کو پہنچ جاتا ہے کہ اگر کوئی غریب فاقوں سے دوچار ہو تو اس کی کیا حالت ہوگی اور اس کے نتیجہ میں اس مومن کے دل میں بھوکوں پیاسوں اور غریبوں کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ روزے کے ذریعہ صرف یہی نہیں سکھلانا چاہتا کہ تم خود بھوکے رہ کر بھوکوں کی مشکلات کا احساس کرو اور اگر صرف اس دلیل پر اکتفاء کر لیا جائے تو میرے نزدیک ایک تحدید ہوگی۔ ایسی تحدید جس نے تمام وسعتوں کو چھین لیا ہو۔

جہاں تک رمضان کے لغوی معنی کا تعلق ہے رمضان کے مادہ رمض کی تفسیر یہی ہے کہ انسان اپنی فطری کمزوریوں کو ایک لہکتی ہوئی آگ میں جلا کر راکھ کر دے اور اس پورے مہینے میں اپنے تمام تر جذبات واحساسات کو یکسر احکام ربانی کی تحویل میں دے دے تا وہ حقیقی معنوں میں عبد کہلا سکے۔

لیکن جہاں تک ایک مومن کے اپنے گناہوں اور گناہوں کی تخلیق کرنے والی فطری کمزوریوں یا بہیمانہ قوتوں کے استیصال کا تعلق ہے اس کے لئے یہ ضروری نہیں تھا کہ صرف رمضان کا مہینہ مقرر کیا جائے اور باقی گیارہ مہینوں میں یہ روحانی تگ وتاز ترک کر دی جائے۔ عبادات میں سے نماز ایک ایسا رکن ہے جو اپنے غیر منقطع دوام کی وجہ سے ایک استمرار کا تقاضا کرتا ہے اور اس میں ایسا تکرار ہے کہ دن رات کے 24 گھنٹوں میں کائنات پر وارد ہونے والے پانچ آسمانی تغیرات کے وقت اس کے ادا کرنے کا حکم ہے اور روزانہ پانچ وقت نماز کا تاکیدی حکم انسانی فطرت کی اس کمزوری کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ جلد اپنے فرائض کو بھلا دیتا ہے اور آفریندہ سے غافل ہو جاتا ہے۔

مگر اس کے مقابلہ میں رمضان سال میں صرف ایک ماہ ہوتا ہے اور گو اس مہینہ میں سنت کے طور پر بعض دیگر عبادات بھی ہیں۔ لیکن جو چیز فرض قرار دی گئی ہے وہ صرف روزہ ہے۔ تراویح ہمیں صرف سنت کے طور پر ادا کرنا پڑتی ہیں اور سنت بھی ایسی جس کی نشاندہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جاتی ہے۔ رمضان میں تراویح اور نوافل کے متواتر ایک ماہ تک ادا کرنے کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اس تواتر کے نتیجہ میں ایک مومن نفلی قسم کی عبادات کا عادی بن جاتا ہے۔ یہ دلیل بھی تسلیم کرنے کے قابل ہے۔

لیکن اس کا نتیجہ تو یہ نکلا کہ رمضان ہمیں صرف دو باتیں سکھلاتا ہے اول یہ کہ مومن روزہ رکھ کر اس کے نتیجہ میں بھوکوں اور فاقہ زدوں کی تکلیف کا صحیح احساس اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ دوم یہ کہ متواتر ایک ماہ تک نوافل پڑھنے کے نتیجہ میں ان کے اندر عبادت کی عادت پیدا ہو جائے۔

لیکن یہ بھی تو ایک تحدید ہے۔ اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کارگاہ حیات میں صرف بھوک ہی ایسی تکلیف نہیں جس کا روزے کے ذریعہ صحیح احساس دلائے بغیر ایک مومن مومن نہیں بن سکتا تھا۔ اگر ہم تکالیف اور دکھوں کا شمار کرنے لگیں تو شاید ہم ان کی فہرست مرتب نہ کر سکیں۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں قسم کی تکالیف ہیں اور مختلف ممالک میں بسنے والوں کی تکالیف مختلف ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو بعض خاص ممالک سے مختص ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں یورپ میں ایسی ہیں جو ایشیا میں نہیں ہیں اور بعض بیماریاں ایشیا میں ایسی ہیں جو مشرق بعید میں نہیں اور پھر بیماریاں ہی تکالیف کا باعث نہیں کئی حوادث اور صدمات ایسے ہوتے ہیں جو انسان پر دیرپا اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ بعض عوارض ایسے ہوتے ہیں جو قبر تک ساتھ جاتے ہیں۔ وقس علیٰ ہذا۔

پھر کیا یہ سمجھا جائے کہ دین حق ہمیں دنیا کی ہزاروں قسم کی تکالیف میں سے اپنے اجتماعی معاشرہ کی صرف ایک تکلیف کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے؟ یقیناً ایسا سمجھنا غلط ہوگا۔ اس لئے کہ دین حق کی تعلیمات پر نظر غائر ڈالنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ ہمیں اجتماعی زندگی میں اس قسم کی رواداری اور امن اور صلح کا سبق دیتا ہے۔ اگر ہم اس پر درست طور پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہم اپنے گردوپیش کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ پھر (دین حق) جو رواداری اور امن وصلح کے نہایت شیریں پیالے ہمارے ہونٹوں سے لگاتا ہے اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس نے دنیا کی ہزاروں قسم کی تکالیف کو نظر انداز کر کے صرف بھوک کا احساس دلایا ہے قطعاً درست نہیں ہو سکتا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہونا لازمی ہے کہ جب صرف رمضان میں ہی روزے کو فرض قرار دیا گیا ہے اور اس میں طوعی طور پر صبح سے شام تک اپنے اوپر بھوک وارد کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس میں دنیا بھر کی تمام تکالیف کے احساس کو کس طرح شامل کیا جا سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر ہم روزے کی فلاسفی بیان کرتے وقت بھوک کے احساس کی بجائے ''تکلیف کا احساس'' اس کا نتیجہ قرار دیں تو یہ تخصیص دور ہو کر خود بخود توسع پیدا ہو جائے گا اور یہی دین حق چاہتا ہے کہ ہم اپنے اندر دوسروں کی تکالیف کا احساس پیدا کر کے ہمدردی کے جذبات سے معمور ہو جائیں اور اپنے ماحول اور معاشرہ کو خوشگوار بنا دیں۔ کیونکہ جب ہم دیکھیں گے کہ ہمارا کوئی بھائی خواہ ہندو ہو، سکھ ہو یا عیسائی ہو۔ کسی تکلیف میں مبتلا ہے تو ہمارے دل میں ہمدردی کا جذبہ انگڑائیاں لے گا اور ہم اس کی تکلیف میں حصہ دار بننے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ بیمار ہوگا تو اس کے علاج میں کوشاں ہوں گے۔ اگر وہ نادار ہوگا تو حسب مقدرت رقم سے اس کی مدد کریں گے اور اگر وہ کسی عزیز کی موت کے صدمہ سے دوچار ہوگا تو اس سے تعزیت کر کے اس کا دکھ بانٹ لینے کی کوشش کریں گے۔

یہاں ایک سوال ہمارے سامنے آتا ہے کہ آخر روزہ سے یہ احساس کس طرح پیدا ہو سکتا ہے جبکہ روزہ کے ظاہری نتیجہ میں ہم صرف بھوک ہی کی تکلیف کا احساس کر سکتے ہیں۔

اس کے متعلق جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں ہمیں ''بھوک'' کی تخصیص کو تکلیف کی تعمیم کی طرف لانا ہوگا اور اگر ہم ژرف نگاہی سے کام لیں تو روزہ کی یہ فلاسفی بدیہی طور پر ہمارے سامنے آ جائے گی۔

چونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری اجتماعی زندگی کے تمام اجزاء وعناصر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے اور یہ تو قطعاً ممکن ہی نہ تھا کہ ہم دنیا بھر کی ممکن الورود تکالیف کا احساس اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے ان تکالیف کو اپنے اوپر وارد کر لیں۔ اس لئے اس نے ہمیں لایکلف اللہ ...... صرف ایسی تکلیف کو اپنے اوپر وارد کرنے کی تعلیم دی جس کا طوعی طور پر اپنے اوپر وارد کرنا ہمارے لئے سب سے زیادہ آسان تھا اور مومن اس پر آسانی کے ساتھ عمل کر سکتا تھا اور چونکہ انسان مختلف مگر متحد الکنہ کیفیات میں سے ایک کیفیت کو معلوم کر لینے کے بعد آسانی کے ساتھ دوسری کیفیات کو معلوم کر سکتا ہے اس لئے روزہ کے ذریعہ جب بھوک کی تکلیف کی طرف راہنمائی ہوگئی تو دوسری تکالیف کی حقیقت معلوم کرنا اس کے لئے چنداں مشکل نہ رہا۔

اب یہ تو ایک قطعی ناممکن العمل بات تھی کہ ایک کوڑھی کی تکلیف کا احساس دلانے کے لئے دوسرے انسان کو کوڑھی بنا دیا جاتا یا کوئی شخص خود کوشش کر کے کوڑھی بن سکتا۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن تھا کہ ایک ایسے غمزدہ کی روح فرسا تکلیف کا احساس اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جس کا جواں سال اکلوتا بیٹا اچانک وفات پا گیا ہو کوئی شخص اپنے جواں سال بیٹے کو موت کے گھاٹ اتار سکتا۔ اسی پر دوسری تمام تکالیف، شدائد اور حادثات کو قیاس کیا جا سکتا ہے جن میں بیماریاں، فصلوں کی تباہی، مکانات کا انہدام اور عزیزوں کی وفات وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔

غرض دنیا میں دوسری تمام تکالیف ایسی تھیں جنہیں نہ تو کوئی شخص طوعی طور پر اپنے اوپر وارد کر سکتا تھا اور نہ ہی رحیم وکریم خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ کسی ایک شخص کی تکلیف کا محض احساس دوسرے کو دلانے کے لئے اس کے جوان بیٹے کی روح قبض کرے۔ آپ غور کر کے دیکھ لیں، آپ کو صرف بھوک ہی ایک ایسی تکلیف نظر آئے گی جسے انسان خوشی سے اپنے اوپر وارد کر سکتا ہے اسی لئے روزے کا حکم دیا گیا ہے۔

پس اگر ہم روزے کی صرف یہی فلاسفی بیان کرتے ہیں کہ اس سے بھوکوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے تو ہم دین حق کی اس عظیم الشان اور حسین ترین تعلیم کے چہرے پر سے نقاب الٹتے نہیں بلکہ اس کا صرف ایک ذرا سا کونہ ہٹا کر دوسروں کو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ دین حق جس کی تمام تر تعلیمات ہمارے تمام تر اور وسیع معاشرے پر حاوی ہیں، روزہ بھی اسی کا ایک اہم رکن ہے اور جس طرح نماز، حج، اور زکوٰۃ ہماری اجتماعیت اور مدنیت کے لئے مفید بلکہ اس پر حاوی ہیں۔ اسی طرح روزہ بھی ہمارے سارے معاشرے کو محیط ہے اور اس سے ہمیں صرف یہی سبق حاصل نہیں کرنا چاہئے کہ ہم بھوکوں کی بھوک کا احساس کریں۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ اگر ہم روزہ کو صرف انہی معنوں میں محدود کر کے رکھ دیں تو روزے کی غرض ہی فوت ہو جائے گی۔ اس لئے کہ لوگوں میں نوے فیصد لوگ ایسے ہوں گے جو روزے کے ذریعہ بھوک کا احساس کر کے بھی کسی بھوکے کی بھوک مٹانے کے قابل نہیں ہیں۔

پس روزہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم جب بھی کسی شخص کو خواہ وہ کسی قوم اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو، تکلیف میں دیکھیں تو اس کی تکلیف کو اپنے اوپر وارد کر کے یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ اگر یہ تکلیف مجھ پر وارد ہوتی تو میری کیا حالت ہوتی اور میں دوسروں سے ہمدردی کی کیا توقعات رکھتا۔ جب ہم یہ تصور پیدا کر لیں گے تو ایک بیمار کی تیمارداری کر سکیں گے۔ ایک بھوکے کو کھانا کھلا سکیں گے۔ ایک یتیم کی دلداری کر سکیں گے اور ہم اپنے حالات کو پیش نظر رکھ کر بلکہ شدت احساس کی صورت میں اپنی وسعت سے بھی تجاوز کر کے بعض اوقات اپنی حساسیت کو عملی جامہ پہنانے کی قوت پا سکیں گے۔ بہرحال میرا ذوق یہی ہے کہ روزہ دین حق کی دوسری عبادات کی طرح ایک اجتماعی عبادت ہے نہ کہ انفرادی۔

(بدر 12 مارچ 1959ء)

☆............☆............☆

9

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

کلاس واقفین نو۔سوال و جواب۔زمین میں تدفین کی حکمت۔فیس بک کے متعلق رہنمائی

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

31 مئی 2015ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز لندن اور دنیا بھر کی مختلف جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں جرمنی کی جماعتوں سے بھی روزانہ احباب جماعت مرد وخواتین کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔ یہ خطوط اردو، انگریزی اور جرمن زبان میں ہوتے ہیں، جن کے ساتھ ساتھ تراجم کئے جاتے ہیں اور یہ سب خطوط بھی روزانہ حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں اور حضور انور ان سب خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج 41 فیملیز کے 163 افراد اور 35 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45 جماعتوں سے آئی تھیں۔ آج بھی بعض جماعتوں سے آنے والی فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کرکے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے پہنچی تھیں۔

کاسل سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر، آخن (Aachen) سے آنے والی 267 کلومیٹر Dusseldorf سے آنے والی فیملیز 230 کلومیٹر، Vechta سے آنے والے احباب، Hannover سے آنے والے 350 کلومیٹر اور میونخ سے آنے والی فیملیز 395 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کلاسز کے انعقاد کا پروگرام تھا۔

کلاس واقفین نو

پہلا پروگرام واقفین نو بچوں کا تھا اور اس کا انتظام بیت کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔ چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو کی کلاس میں تشریف لائے۔ اس کلاس میں جرمنی بھر سے چودہ سے سولہ سال کے تقریباً اڑھائی سو واقفین نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

اس کلاس کا موضوع قرآن کریم کے علوم رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم معز احمد راٹھور نے سورۃ العلق کی پہلی چھ آیات کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ عزیزم جاذب احمد عزیز نے پیش کیا۔

بعدازاں آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم ماہد حسین نے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد عزیزم ارسلان احمد خان نے ملفوظات حضرت مسیح موعود میں سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

میں ان (-) کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات (دین) سے بدظن اور گمراہ کردیتی ہیں اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس (دین) سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔

پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ بیان کردینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (دین) سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (دین) کے تابع کرتے الٹا (دین) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کرکے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کرسکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجالاسکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص 43)

بعدازاں حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

اے عزیزو! سنو کہ بے قرآن
حق کو ملتا نہیں کبھی انسان

عزیزم شاہد نواز نے ترنم کے ساتھ پیش کیا اس نظم پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جرمنی میں پیدا ہوئے ہو اردو یہاں سیکھی ہے۔ ماشاء اللہ جرمنی میں اچھی آوازیں نکل رہی ہیں۔

اس کے بعد عزیزم صبیح احمد صادق نے قرآنی علوم کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

قرآن کریم کی وحی کا آغاز ان آیات سے ہوا۔ جن کا ترجمہ آپ ابھی سن چکے ہیں۔ یہ سب سے پہلی وحی تھی جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس طرح قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمادیا کہ اب دنیا میں قلم کے ذریعہ بھی ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ علم بالقلم کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ قرآن کریم کے ذریعہ آئندہ سارے علوم دنیا میں پھیلیں گے۔ چنانچہ آج جس قدر علوم نظر آتے ہیں یہ سب قرآن کریم کے طفیل معرض وجود میں آئے ہیں۔ قرآن کریم عربوں میں نازل ہوا اور عرب بالکل جاہل تھے۔ انہیں کچھ پتا نہ تھا کہ تاریخ کس علم کا نام ہے یا صرف اور نحو کون سے علوم ہیں یا فقہ اور اصول فقہ کس چیز کا نام ہے۔ مگر جب قرآن کریم پر ایمان لانے کی سعادت ان کو حاصل ہوگئی تو قرآن کریم کی وجہ سے انہیں ان تمام علوم کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ اسی طرح علم تاریخ کی ایجاد عمل میں آئی۔ لغت بھی قرآن کریم کی خدمت کے لئے لکھی گئی۔ اسی طرح علم معانی اور علم بیان محض قرآن کریم کے طفیل ایجاد ہوئے۔ غرض یہ علوم جو دنیا میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے محض قرآن کریم کے طفیل اور اس کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں۔ اگر یہ علوم پیدا نہ ہوتے تو قرآن کریم کی حقیقت اور اس کی اعلیٰ درجہ کی شان کو لوگ پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہتے۔ یہی حال علم اقتصادیات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآنی اقتصادیات کی توضیح کے لئے دنیا میں قائم کیا۔ غرض صرف کیا اور نحو کیا اور تاریخ کیا اور ادب کیا اور کلام کیا اور فقہ کیا۔ سب علوم قرآن کریم کی خدمت کے لئے نکلے ورنہ عرب تو محض جاہل تھے۔ انہیں ان علوم کی طرف توجہ ہی کس طرح پیدا ہوسکتی تھی۔ ان کو توجہ محض اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے قرآن کو مانا اور پھر قرآن کریم سے دنیا کو روشناس کرانے کے لئے انہیں ان علوم کی ایجاد یا ان کے پھیلانے کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ اب رہی باقی دنیا سو اس نے بھی قرآن کریم سے ہی ان تمام علوم کو سیکھا ہے کیونکہ یہ علوم وہ ہیں جو عربوں نے ایجاد کئے یا زندہ کئے اور پھر عربوں سے باقی دنیا نے لئے۔

غرض یورپ کے پاس کوئی ایک چیز بھی نہیں تھی۔ اس نے جو کچھ سیکھا سپین کے مسلمانوں سے سیکھا اور سپین نے جو کچھ سیکھا شام سے سیکھا اور شام والوں نے جو کچھ سیکھا قرآن سے سیکھا۔ پس دنیا کے تمام علوم قرآن سے ہی ظاہر ہوئے ہیں اور اب قیامت تک جس قدر قلمیں چلیں گی قرآن کریم کی خدمت اور اس کے بیان کردہ علوم کی ترویج کے لئے ہی چلیں گی۔ آج یورپ میں جتنی کتابیں نکل رہی ہیں وہ سب کی سب علم بالقلم کی تصدیق کررہی اور اللہ تعالیٰ کی اس پیشگوئی کو سچا ثابت کر رہی ہیں کہ قلم کے ذریعہ قرآن کریم کو پھیلایا جائے گا۔ عرب ہر قسم کے علوم سے نابلد تھے لیکن قرآن کریم پر ایمان لانے کے بعد وہ تمام دنیا کے استاد بن گئے اور فلسفہ جس پر یورپ کو آج بہت بڑا ناز ہے اس کے بھی وہی موجد قرار پائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علوم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہتی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کوشش کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود بیج اپنی ذات میں جو قیمت رکھتا ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ درخت کا پھیلاؤ خواہ کس قدر بڑھ جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح علوم خواہ کس قدر ترقی کر جائیں سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا رہے گا کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ علم بالقلم۔ اب دنیا کو قلم کے ذریعہ علوم سکھانے کا وقت آگیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ظلمت کدہ ہوتی۔ جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کررہی ہوتی۔ یہ قرآن کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا اور علم کے میدان میں لاکر کھڑا کردیا۔

(تفسیر کبیر۔ جلد نہم۔ سورۃ العلق ص 271-274)

مضمون: قرآنی علوم کی مثالیں

بعدازاں عزیزم عدنان کلیم نے ''قرآنی علوم کی مثالیں'' کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

پیارے بھائیو! قرآن کریم کے اندر بیشمار علوم موجود ہیں جن پر قرآن کریم بار بار غور کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے جیسے سورۃ روم کی آیات 22 تا 25 میں خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غوروفکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔ نیز فرمایا یقیناً اس میں عالموں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ پھر فرمایا یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو بات سنتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا یقیناً اس میں عقل رکھنے والے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

اب خاکسار وقت کی مناسبت سے آپ کے سامنے بیشمار قرآنی علوم میں سے چند مثالیں رکھتا ہے جن کے بارے میں قرآن ہمیں غور کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے اس کائنات کی پیدائش (جسے بگ بینگ تھیوری کہا جاتا ہے) کائنات کے ہر لحہ پھیلنے اسی طرح گلیکسیز، ستاروں، سیاروں، دمدار ستاروں، سورج اور چاند وغیرہ کے بارہ میں وہ معلومات دیں جو نئی تحقیقات کی روشنی میں اس زمانے میں ہم سمجھ سکے ہیں اور ابھی کتنی ہی ایسی معلومات ہوں گی جو ابھی ہم سمجھنے کے قابل نہیں ہوسکے۔ خداتعالیٰ سورۃ التکویر کی آیت 12 میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں آسٹرونومی کے علم میں بہت ترقیات ہوں گی جیسا کہ فرمایا اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی۔ آسٹرونومی کے موضوع پر قرآن کریم میں سینکڑوں آیات موجود ہیں جو ہمیں مزید ریسرچ کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ آسمان کی طرح زمین کے بارہ میں بھی قرآن میں بیشمار آیات موجود ہیں۔ زمین کی پیدائش، زمین میں پہاڑوں کا بنایا جانا، پانی اور بادلوں کا نظام، درختوں کا اگانا، جانوروں اور پرندوں کا پیدا کرنا۔ غرض زمین کے تعلق میں جیالوجی کے ساتھ ساتھ دوسرے کئی علوم مثلاً Hydrology، Oceanology، Zoology، Botny وغیرہ حاصل کرنے اور ان پر غور کرنے کے بارہ میں قرآن کریم بار بار متوجہ کرتا ہے۔

اسی طرح خداتعالیٰ سورۃ الانفطار کی آیت 5 میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں آرکیالوجی کے علم میں بھی بہت ترقیات ہوں گی جیسا کہ فرمایا اور جب قبریں اکھیڑ کر ادھر ادھر بکھیر دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ Egyptology کے بارہ میں بھی بیشمار آیات موجود ہیں جو ہمیں History کے بارہ میں تحقیق کرنے کی ہدایت کرتی ہیں۔

قرآن کریم میں جابجا انسان کی پیدائش اور پیدائش کے مراحل کے بارہ میں آیات موجود ہیں اور خاص طور پر Embryology کے بارہ میں وہ معلومات دی گئی ہیں کہ آج بھی اس فیلڈ کے بہت سے ماہرین جو خداتعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے قرآن کریم کی ان انفارمیشن پر حیران ہیں کہ پندرہ سو سال پہلے یہ معلومات کس طرح حاصل کی گئیں۔ یہ آیات یقیناً ہمیں اس فیلڈ میں بھی مزید ریسرچ کی دعوت دے رہی ہیں۔

خاکسار اس کم وقت میں صرف چند ایک علوم کا ذکر کرسکا ہے۔ جبکہ قرآن میں تمام روحانی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم کی بنیاد بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خداتعالیٰ کی ان نشانیوں پر غوروفکر کرنے والے ہوں۔

مضمون: قرآن اور سائنس

اس کے بعد عزیزم حسن احمد نے قرآن اور سائنس کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

قرآن نے لوگوں کو سائنس کی تعلیم سے روکا نہیں بلکہ فرماتا ہے (-) غور کرو زمین اور آسمان کی پیدائش میں (سورۃ یونس 102) آسمان سے مراد سماوی (علوی) علوم اور زمین سے ارضی یعنی جیالوجی (Geology)، بیالوجی (Biology)، آرکیالوجی (Archeology)، طبیعات وغیرہ علوم مراد ہیں۔ اگر خدا کے نزدیک ان علوم کے پڑھنے کا نتیجہ مذہب سے نفرت ہوتا تو قرآن کہتا ان علوم کو کبھی نہ پڑھنا۔ مگر اس کے برخلاف وہ تو کہتا ہے، ضرور غور کرو، ان علوم کو پڑھو اور اچھی طرح چھان بین کرو کیونکہ اسے معلوم ہے علوم میں جتنی ترقی ہوگی اس کی تصدیق ہوگی۔ قرآن کریم کی یہ آیت بھی سائنس کی طرف توجہ دلاتی ہے فرمایا زمین و آسمان کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں۔ زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرنے سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کوئی چیز فضول اور بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی۔ (آل عمران: 192,191) اب دیکھو اس آیت میں سائنس کے متعلق کیسی وسیع تعلیم دی گئی ہے۔ اشیاء کے فوائد اور پھر یہ نتیجہ کہ کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی یہ بغیر تحقیق کے کیسے معلوم ہوسکتا تھا۔ پس قرآن نے خواص الاشیاء کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی یہ سنہری اصل بھی سکھا دیا ہے کہ کسی چیز کو بے فائدہ نہ سمجھو۔ ہم نے کوئی چیز فضول پیدا نہیں کی۔ گویا لمبی تحقیق جاری رکھنے اور عاجل نتائج سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ پس اسلام سائنس کی طرف توجہ دلاتا ہے اور سائنس کی تحقیقاتوں سے اسلام کی تائید ہوتی ہے۔

(انوارالعلوم جلد9 ص501 تا503)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

آخر میں میں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ مذہب (دین حق) کا مطالعہ کرو، قرآن کو ہاتھ میں لو اور اس پر غور کرو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سائنس مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ کوئی سچی سائنس مذہب کے خلاف نہیں اور کوئی سچا مذہب سائنس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

تم اپنے مذہب کی قدر کرو اور اس کا احترام کرو۔ (دینی) روح اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر تمام تدابیر کامیاب ہوں گی۔ تم قرآن کو ہاتھ میں لو، اس کا مطالعہ کرو، اس کو غور سے Study کرو۔ اس کتاب کا احترام کرو۔ اس کی آیات پر ہنسی نہ کرو۔ صرف کلوا و اشربوا کا مسئلہ ہی یاد نہ ہو بلکہ مذہب بھی سیکھو۔ یادرکھو اس میں وہ علوم ہیں جو تمام دنیا کے تمدن کو ہیچ کردیں گے۔ تم اگر (دین) کا سچا نمونہ اختیار کروگے تو تم کو روحانی اور جسمانی دونوں امور میں دنیا پر برتری حاصل ہوگی۔ لاالٰہ الااللہ کا نعرہ پھر بلند ہوگا اور (دین) کی حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل کی طرح پھر دنیا پر قائم ہوگی۔......

(انوارالعلوم جلد9 ص518 تا519)

سوال و جواب

پروگرام پیش کئے جانے کے بعد حضور انور نے واقفین نو بچوں کے سوالات پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ایک واقف نے سوال کیا جیسا کہ حضور ہر خطبہ میں فرماتے ہیں کہ ہر احمدی کو جماعت کے ساتھ اپنا تعلق اور محبت پختہ کرنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں میرا سوال ہے کہ ایک واقف نو طالب علم اپنے تعلق کو جماعت سے ظاہر اور پختہ کرنے کے لئے کیا کرسکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ اگر آپ اپنے آپ کو واقف نو سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں وقف کیا تو کس لئے کیا۔ قرآن کریم کی اس آیت پر عمل کرتے ہوئے کیا جس میں حضرت مریم کی والدہ نے کہا تھا کہ جو کچھ میرے بطن میں ہے، میرے پیٹ میں ہے میں اسے تیرے لئے وقف کرتی ہوں اور یہ خداتعالیٰ کو کہا تھا تو آپ کے والدین نے آپ کو خداتعالیٰ کے لئے وقف کیا ہے۔ تو پہلے یہ سمجھو کہ خدا ہے کون اور جو خداتعالیٰ نے پیدائش کا مقصد بتایا ہے اس کو سمجھو۔ اور وہ کیا بتایا ہے؟ کہ میری عبادت کرو۔ اس لئے اللہ سے تعلق پیدا کرا اور پہلی بات تو یہ ہے کہ اس عمر میں پہلے تم لوگوں کو پانچ نمازوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بہت سارے بچے اپنے گھروں میں دیکھ لیتے ہیں کہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یا سردیوں میں یا گرمیوں میں موسم کی شدت کی وجہ سے اگر نمازیں کہیں جمع ہو جائیں یا میرے دوروں کی وجہ سے نمازیں جمع ہو جائیں تو سمجھتے ہیں کہ تین نمازیں ہیں۔ تو یادرکھیں کہ نمازیں پانچ ہیں اور وقت پر پانچ نمازیں ادا کرو۔ پہلی بات تو یہ اللہ سے تعلق مضبوط کرو۔ پھر دین کا علم حاصل کرو۔ قرآن کریم کو پڑھو اس کا علم حاصل کرو۔ اس کو سمجھو پھر یہ اتنے زیادہ ہدایتوں پر مشتمل جو Board لگائے ہوئے ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ایک واقف نو کو یہی کرنا چاہئے۔

ایک واقف نو نے عرض کی کہ میرا سوال یہ ہے کہ میں آپ کو نظم کے دو شعر سنا سکتا ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ سوال تو نہیں جواب ہے۔ (مسکراتے ہوئے فرمایا) سنادو۔

چنانچہ بچے نے درج ذیل دو شعر سنائے ؎

سرزمین عرب سے چلی روشنی
آج تک ہے سفر میں وہی روشنی
ہم پہ احسان کیا ہے حضورؐ آپ نے
ہم اندھیروں میں تھے ہم کو دی روشنی

ایک واقف نو نے سوال کیا۔ حضرت نوح کی کشتی بننے میں کتنا ٹائم لگا تھا؟ اور کس مخلوق نے ان کی مدد کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ٹائم تو نہیں لکھا ہوا۔ جب کشتی بنا رہے تھے۔ تو ساتھ جو ان کی قوم تھی وہاں سے گزرتے تھے۔ قرآن شریف تو یہی بتاتا ہے کہ وہ ہنستے تھے کہ ہمارے یہاں تو پانی نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے تو کشتی کس لئے بنا رہے ہو۔ حضرت نوحؑ نے یہی جواب دیا تھا آج تم مجھ پر ہنس رہے ہو کل جب تمہیں اس کی اہمیت پتہ چلے گی تو پھر تم پر میں ہنسوں گا۔ کشتی بنانے میں کچھ عرصہ تو لگا ہی ہوگا اور شاید مدد بھی کرنے والے ان کی مدد کرتے ہوں۔ جو ان کے ماننے والے تھے۔ معین وقت دے کر اتنا Precisely نہیں بتایا جا سکتا۔

ایک واقف نو بچہ نے سوال کیا میرا سوال ہے کہ آپ مجھے ایک Pen دیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ سوال ہے؟

یہ تو بہت بڑا سوال ہے۔ بیٹھ جاؤ بعد میں کسی وقت مجھ سے دفتر میں لے لینا۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے کہ جامعہ میں اپنی مرضی کے کپڑے کیوں نہیں پہن سکتے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کس نے کہا ہے نہیں پہن سکتے؟

اس پر واقف نو لڑکے نے کہا کہ میں جامعہ گیا تو ان سب نے ایک جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تمہارے سکول میں یونیفارم نہیں ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تم لوگوں کے سکولوں میں یونیفارم نہیں ہوتا۔ اکثر سکولوں میں یونیفارم ہیں۔ UK میں تو اکثر سکولوں میں تو یونیفارم ہوتا ہے۔ پاکستان کے اکثر سکولوں کا یونیفارم ہوتا ہے۔ یہاں پر پبلک سکول میں شائد نہ

ہو، انہوں نے کہا ہو کہ Common رکھو۔ یا شاید غریب لوگوں کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ ہو۔ لیکن جو پرائیویٹ سکول ہیں، میرا خیال ہے جرمنی میں ان کا یونیفارم یقیناً ہوگا۔ انہوں نے اپنی ایک شناخت رکھی ہوتی ہے۔ ایک پہچان رکھی ہوتی ہے۔ تو کوئی نہ کوئی یونیفارم جامعہ کے لڑکوں کو دینا تھا تو مجھے یہ یونیفارم پسند تھا، میں نے کہا تمہارا یہ یونیفارم ہے اسے پہنو۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک انتظامی مسئلہ ہے۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میں دو شعر نظم کے پڑھ سکتا ہوں کیونکہ میں اپنے نانا ابو سے یہ وعدہ کر کے آیا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر وعدہ پورا نہ کیا تو پھر کیا کہتے تھے ماروں گا؟ چلو پڑھ دو۔

چنانچہ اس بچے نے درج ذیل دو اشعار پڑھے۔

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

ایک بچے نے عرض کیا کہ آپ ابھی آخن (Aachen) کی بیت کا افتتاح کر کے آئے ہیں تو آپ کو بیت کیسی لگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تم Aachen سے ہو؟ اور جمعہ کہاں پڑھتے ہو؟

اس پر واقف نو لڑکے نے عرض کی کہ میں آخن کی قریبی جماعت سے ہوں اور جمعہ اپنی جماعت میں پڑھتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا (بیوت) ساری اچھی ہوتی ہے۔ ہر وہ (بیت) اچھی ہوتی ہے جس کی آبادی اچھی ہو۔ (بیوت) کی عمارت تو خوبصورت بنا دیتے ہو۔ (بیت) کی اصل خوبصورتی وہاں کے نمازیوں سے بنتی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت اس کو کتنا مزید خوبصورت بناتی ہے۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میں Abitur کے بعد جامعہ میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا جامعہ کے دوران کچھ اور بھی Study کر سکتے ہیں یا نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بہتر یہی ہے کہ جامعہ Study کر لو۔ جامعہ کے دوران جامعہ کی ہی تعلیم حاصل کرو تو زیادہ بہتر ہے اور اگر اتنے Brilliant ہو کہ جامعہ کی انتظامیہ نے سمجھا کہ تمہیں کچھ اور پڑھایا جا سکتا ہے تو اجازت دی بھی جا سکتی ہے۔ پاکستان میں بعض دفعہ جامعہ کے دوران بعض لڑکوں کو جو زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔ F.A اور Graduation وغیرہ کروائی جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ Student اچھا ہے اور کسی خاص مضمون کی طرف اس کا رجحان ہے، اس کا شوق ہے تو اس میں Specialize کروایا جا سکتا ہے۔ تو وہ جامعہ پاس کرنے کے بعد بھی کرایا جاتا ہے۔ یہاں UK جامعہ سے بعض لڑکے پاس ہوئے ہیں ان کو اب اہم مختلف مضمونوں میں یونیورسٹیز میں Graduation کروا رہے ہیں۔

ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے ہم لوگ جن کی وفات ہو جائے؟ ان کو زمین میں ہی کیوں دفناتے ہیں۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ الزیز نے فرمایا:

زمین میں دفناتے ہیں تو مرنے والوں کا کوئی نہ کوئی عزت و احترام ہونا چاہئے۔ (دین) میں ایک تصور ہے کہ عزت و احترام سے اس کو زمین میں دفن کر دو اور وہاں ایک نشان لگا دو جس سے علم ہو کہ یہاں کون دفن ہے۔ پھر اس قبر پر جا کے دعائیں پڑھتے رہو۔ اب کچھ عرصہ کے بعد زمین میں تو وہ چیز نہیں رہ سکتی۔ جس کو بھی دفنایا جاتا ہے وہ مٹی ہی بن جائے گا۔ یہ قانون قدرت ہے کہ ایک وقت میں آ کے سب کچھ مٹی میں مل جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے جہاں قبرستان میں ہم دفناتے ہیں اس میں ہزاروں قبریں پہلے ہی بن چکی ہوں۔ جہاں تم گھر بناتے ہو ان جگہوں پر قبرستان ہوں۔ تو بہرحال یہ ایک عزت و احترام کے لئے ایک یاد کے لئے اور قبر پر جا کر دعا کرنے کے لئے (دین) میں یہ طریق کار ہے۔ اب ہر قوم اپنے مردوں سے عزت و احترام سے پیش آنا چاہتی ہے۔ عیسائی ہیں وہ دفناتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ عزت و احترام اسی میں ہے کہ انہیں جلا دیا جائے یا ہندوؤں میں یہ رواج ہے وہ مرنے والے کے عزت و احترام کے لئے سمجھتے ہیں کہ اس کو ہم جلا دیں تا کہ اس کی راکھ کو بند کر کے ایک جگہ رکھ لیں تو ان کے نزدیک وہ زیادہ احترام ہے۔ اسی طرح اب پارسی لوگ ہیں ان کی عزت یہ ہے کہ انہوں نے بڑے بڑے اونچے مینارے بنائے ہوتے ہیں اور وہاں ایک گرل سی لگی ہوتی ہے اس کے اوپر لگا کے اپنے مردے رکھ دیتے ہیں۔ وہاں کوے، چیلیں آ کے ان کو کھاتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی احترام ہے کہ اس سے اللہ کی مخلوق اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ تو ایک احترام کا تصور ہے اپنے اپنے اندازے کے مطابق ہر ایک مذہب نے رکھا ہوا ہے۔ (دین) یہ کہتا ہے کہ بہترین یہی چیز ہے کہ اس کو زمین میں دفناؤ اور قرآن کریم نے بھی یہی تعلیم دی۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ ایک شخص نے جب اپنے دوسرے بھائی کو قتل کیا تو اس کو پھر اللہ تعالیٰ نے سبق دینے کے لئے ایک کوے کو بھیجا اور بتایا کہ کس طرح مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ اس نے زمین کریدی۔ اس نے کہا میں بڑا بدقسمت ہوں کہ اپنے مردے کی عزت اور احترام نہیں کیا۔ ایک نے اپنے بھائی کو مار دیا اور پھر اوپر سے اس کا احترام نہیں کر رہا۔ اس کا احترام یہ ہے کہ اسے عزت سے زمین میں دفنا دیا جائے اور تم دفناتے ہو تو وہاں یادگار بھی رہتی ہے۔ پھر جا کر اس پر دعائیں بھی کرتے ہو۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اگر حضور انور کو پاکستان میں رہنے کی اجازت ہو تو حضور کہاں پر رہنا زیادہ پسند کریں گے۔ انگلینڈ میں یا پاکستان میں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پاکستان میں رہنے کی اجازت دلوا دو پاکستان چلا جاؤں گا۔ پاکستان میں رہنے کی اجازت تو مجھے ہے۔ لیکن میں پاکستان میں رہ کے نہ نمازیں پڑھا سکتا ہوں۔ نہ میں خطبہ دے سکتا ہوں نہ میں وہ کام کر سکتا ہوں جو میرے فرائض میں داخل ہیں۔ اس لئے جب بھی انشاء اللہ تعالیٰ حالات بہتر ہوں گے اور جس خلافت کے دور میں بھی ہوں گے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ تو میرے خیال میں کچھ عرصہ تو خلیفۃ المسیح پاکستان جایا کرے گا، یا مجھے موقعہ ملے گا تو جاؤں گا۔ لیکن دنیا کے نظام میں اور جس طرح جماعت احمدیہ میں وسعت پیدا ہو چکی ہے اور یہ ملک جو زیادہ Developed ہیں، سوائے اس کے کہ پاکستان اتنا Develop ہو جائے جتنا یورپ ہے تو پھر کچھ عرصہ وہاں رہیں گے اور باقی یہاں سے دیکھ کے دنیا کو کنٹرول کرنا بہتر ہے۔ صحیح طرح سب کے ساتھ رابطے رکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔ تو میرا خیال ہے کہ **کیونکہ اب انگلینڈ میں ایک Base بن چکی ہے اور زیادہ کام یہاں سے ہی ہوگا۔ لیکن قادیان اور پاکستان آنا جانا رہے گا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہمیں UK میں بھی اپنے مرکز کو وسیع کرنا پڑے۔**

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ حضور اتنا زیادہ جماعت کے لئے کام کرتے ہیں۔ آپ کے پاس Free Time ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہاں اگر سوتا ہوں تو Free Time ہوتا ہے تو سوتا ہوں۔ کام تو ہوتے ہیں لیکن اسی کام میں سے کبھی کبھی وقت نکالنا پڑتا ہے کبھی سال میں ایک دو دفعہ ایک آدھ دن کے لئے Outing بھی کرنی پڑتی ہے۔ مجھے Shooting کا شوق ہے تو میں کبھی کبھی دو تین گھنٹے کے لئے Shooting پر چلا جاتا ہوں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام ملتا ہے تو آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر جو نیک بات ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی دل میں ڈالتا ہے اور پھر دل میں ڈالنے کے بعد بار بار احساس ہوتا ہے کہ اس کو کرنا ہے۔ بعض دفعہ ذہن میں مختلف باتیں ہوتی ہیں، لیکن نماز کے دوران، مثلاً بعض دفعہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس طرف توجہ دینی ہے۔ تو اس طرح پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

بچے نے دوبارہ سوال کیا کہ حضور کو فرشتے نظر آتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فرشتے دکھائے نہیں جاتے۔ آنحضور ﷺ پر تو جبرائیلؑ آئے اور مختلف شکل میں دکھائے گئے لیکن مختلف انبیاء پر بھی جو فرشتے آتے رہے مختلف صورتوں میں آتے رہے اور آنحضور ﷺ کے طفیل ہی آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہ نے ایک دفعہ ایک فرشتے کو دیکھ لیا جس نے ارکان اسلام اور ارکان ایمان بتائے تھے۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میرا سوال یہ ہے کہ حضور کو جماعت احمدیہ جرمنی میں کیا نظر آ رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تم، اتنے لوگ بیٹھے ہیں واقفین نو نظر آ رہے ہیں تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ اس کا مستقبل کیا نظر آ رہا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے انشاء اللہ جماعت احمدیہ جرمنی کا مستقبل بڑا اچھا ہوگا اور جماعت یہاں پھیلے گی اور جرمن قوم بھی انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی (دین) کو قبول کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ یورپ میں قبول کرنے والوں میں سب سے پہلے نمبر پر ہوں۔ اس بارہ میں میں خطبہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی ذکر کر چکے ہیں اور باقی بھی شائد کسی نے کیا تھا۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب انسان وفات پاتے ہیں تو وہ یا جہنم میں جاتے ہیں یا جنت میں، تو جب جانور وفات پاتے ہیں تو ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ان کو تو اللہ تعالیٰ نے کوئی عمل کرنے کی صلاحیت نہیں دی ہوئی۔ جنت اور جہنم کس لئے ہے۔ کسی کو سزا ملتی ہے، اچھی اور بری بات سے سزا اور جزا ہوتی ہے۔ کسی کو کوئی Reward ملتا ہے انعام ملتا ہے تو اچھی بات کرنے سے ملتا ہے اور اگر تم غلط کام کرو تو تمہیں سزا ملتی ہے؟ چاہے تھوڑی سی ملے۔ سکولوں میں بھی ملتی ہے۔ تو کیا جانوروں کو اتنی عقل ہے۔ بلی کتے کو اتنی عقل ہے کہ وہ اچھے کام کرے اور برے کام نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی جو فطرت بنا دی ہے۔ اس نے تو وہی کام کرنا ہے۔ اس لئے اس کے لئے جزاء سزا کوئی نہیں۔

ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرے پاس دو سوال ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ جب انسان مرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے گھر جاتا ہے تو جسم ویسا ہی رہتا ہے جیسا اب ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جسم تو تمہارا زمین میں دفن ہو جاتا ہے۔ روح اوپر چلی جاتی ہے۔ جب روح اوپر چلی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک نیا جسم دیتا ہے اور جب تک اللہ چاہے اس جسم میں رہنا ہے۔ یا جہنم میں رہنا ہے۔ سزا کاٹنی ہے یا جنت میں جانا ہے اس کے فیض پانے ہیں۔ یہ جو دنیا کا جسم ہے یہیں رہ جائے گا۔ اگلے جہاں میں نیا جسم ملے گا اور روح یہی ہوگی۔

بچے نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا واقف نو پولیس افسر بن سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر جماعت احمدیہ کی پولیس ہے تو پھر تو بن سکتے ہیں۔ لیکن اگر تم میں سے کسی کو پولیس میں جانے کا شوق ہے بعض دوسرے شعبوں میں بھی جاتے ہیں تو پوچھ کر اجازت لے سکتے ہیں کہ ہمارا شوق ہے۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو پھر تم جاسکتے ہو ورنہ نہیں۔ یہ اصولی فیصلہ نہیں ہے۔ ہر Individual کے متعلق علیحدہ فیصلہ ہوگا۔

ایک واقف نو نے سوال کیا میرا سوال ہے کہ جب ہم وفات پائیں گے اور ہماری روح اوپر چلی جائے تو ہم اللہ میاں کو دیکھ سکیں گے؟

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا فوت ہونے پہ آجکل جرمنی والوں کا بڑا زور ہے۔ ہم زندہ ہیں۔ ابھی زندوں کی دنیا میں رہ رہے ہیں۔ کوئی زندگی کا بھی خیال رکھو۔ ہاں اگر اگلے جہان کی فکر پڑ گئی ہے تو وہ بجائے اطفال الاحمدیہ کے انصار اللہ کو زیادہ ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ سے جب سوال جواب ہوں گے تو ظاہر ہے کس صورت میں دیکھتے ہو کیا شکل ہے، اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کس طرح دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں سوال و جواب کروں گا۔ وہ پوچھے گا۔ وہ کہے گا اگر تم نے اچھے کام کئے ہوئے تو چلو جنت میں جاؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک لمبی حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کو جہنم سے نکالے گا پھر ایک نظارہ دکھانے کے لئے سامنے لائے گا۔ پھر اگلا Step ہوگا اور پھر اگلا Step اس کے بعد پھر جنت کے دروازے پہ پہنچے گا۔ تو پھر بندہ کہے گا اللہ تعالیٰ یہاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آرہی ہیں۔ تو یہ نظارہ بھی دکھا دیا اور یہ بھی دکھا دیا۔ بالکل دروازے پہ لے گیا، یوں میں جھانک کر اندر بھی دیکھ رہا ہوں۔ لوگ موجیں کر رہے ہیں تو تھوڑا سا اندر جاکے اور قریب سے دیکھ لوں؟ تو اللہ تعالیٰ ہنس کے کہے گا جاؤ تمہیں زیادہ ہی شوق ہے تو چلو تمہیں بخش دیا جاؤ چلے جاؤ جنت میں۔ تو یہ لمبی حدیث ہے اس کا میں نے خلاصہ بتا دیا ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ احمدی بچوں کو Smartphone لینے کی اجازت ہے؟

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا احمدی بچوں کو Smartphone لینے کی اجازت اس شرط پہ ہے اگر ان کا غلط استعمال نہیں کرتے اور تمہارے اماں ابا بھی اس بات پر راضی ہوجاتے ہیں۔ لیکن اگر تم سارا دن Chat کرتے رہو اور دیکھتے رہو اور غلط قسم کی Applications اس کے اندر ڈال لو اور پھر بجائے نیک آدمی بننے کے فضول قسم کی باتیں سیکھتے رہو۔ تو میرے خیال میں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن تمہاری یہ حالت دیکھ کے ہی تمہارے اماں ابا فیصلہ کریں گے کہ تمہیں دینا چاہئے کہ نہیں۔ تم میرے سے اصولی اجازت لے کے اپنے اماں ابا کو نہ کہہ دینا جاکے کہ اجازت مل گئی۔

ایک واقف نو طفل نے سوال کیا کہ Facebook استعمال کرنا منع کیوں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ شریعت میں تو منع نہیں۔ میں نے اس لئے منع کیا تھا کہ آجکل Facebook میں لوگ برائیوں میں زیادہ پڑ جاتے ہیں اور اچھائیاں کم ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے Facebook بنائی ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کا alislam کے اوپر Facebook بھی ہے۔ جماعت احمدیہ کی دوسری ذیلی تنظیمیں ہیں انہوں نے Facebook بنائی ہوئی ہیں۔ بعض انفرادی لوگوں نے دو چار نے اکٹھے ہو کر اپنی Facebook بنائی ہوئی ہے۔ جس سے وہ (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں۔ تو یہ حرام نہیں ہے، لیکن ہوش وحواس سے اس کا استعمال کرنے کے لئے، ضروری ہے کہ ایک حد تک احتیاط کی جائے۔ جب تمہیں عقل آجائے تو تب اس میں جاؤ، کیونکہ Facebook کے ذریعہ سے بہت ساری برائیاں پھیل رہی ہیں۔ Facebook کے ذریعہ سے بعض لڑکوں کو بعض لوگوں نے غلط کاموں میں ڈال دیا ہے۔ بعض لڑکیوں سے غلط کام کروالئے۔ پھر ان کو Blackmail کرتے ہیں پھر ان کو غلط رستوں پر چلاتے ہیں۔ جماعت سے ان کو دور ہٹاتے ہیں۔ ابھی تمہارا علم جماعت کا اتنا نہیں ہے۔ پہلے جماعت کے بارے میں پورا علم حاصل کرو۔ پھر کسی مذہبی Facebook پر جاؤ۔ پھر دنیاداری کا علم جو ہے اس میں بھی تمہاری اتنی عقل ہو کہ Facebook پہ جو بعض سوال اٹھتے ہیں۔ ان کا جواب دے سکو۔ ابھی تم سوال کا جواب نہیں دے سکتے اور تمہارے اماں ابا بھی اگر تمہیں اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے تو تم سمجھو گے Facebook والا جو تمہیں Approach کر رہا ہے وہ صحیح ہے، حالانکہ تمہیں چاہئے تھا کہ اس کی تحقیق کرو جماعت کے کسی پڑھے لکھے آدمی سے کسی عالم سے پوچھو، مربی صاحب سے رجوع کرو، اپنے Incharge سے پوچھو۔ تو Facebook میں بہت ساری ایسی باتیں آجاتی ہیں جن سے برائیاں پھیلنے کا خیال ہے اور برائیاں پھیلتی ہیں۔ یورپ میں بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں اور امریکہ میں بھی ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ہمیں Facebook نے غلط کاموں میں ڈال دیا۔ اس لئے میں نے کہا تھا اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تمہاری عمر ابھی نہیں ہے۔ ہاں اگر Facebook میں جانا ہے تو جو جماعتی Facebook ہیں ان پر جاؤ۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میں نے پوچھنا ہے کہ اگر کوئی جرمن یا کوئی دوسرا ہم سے پوچھے کہ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ (دین) سچا مذہب ہے تو ہم ان کو کیسے بتائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دیکھو پہلی بات تو یہ ہے کہ سب سے بڑا زندہ ثبوت ہمارے پاس یہ ہے کہ قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ قرآن کریم اپنی Original شکل میں محفوظ رہے گا۔ چودہ سو، پندرہ سو سال ہوگئے اور یہ محفوظ رہا۔ تورات اور دوسری کتب، انجیل اور بائبل اور دوسرے صحیفے جو مختلف انبیاء پراترے وہ ایک حد تک، جب تک ان کی تعلیم کی ضرورت تھی محفوظ رہے۔ اس کے بعد بگڑ گئے۔ بائبل بھی بگڑ گئی تھی۔ تورات بھی بگڑ گئی تھی۔ تبھی تو یہودی آنحضورﷺ کے زمانہ میں بھی عمل نہیں کرتے تھے۔ لیکن قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ ہمیشہ محفوظ رہے گا تو یہ آج تک محفوظ ہے۔ تمہارے پاس Print کی صورت میں کتاب کی صورت میں محفوظ ہے۔ بہت سارے حافظ قرآن ہیں، قرآن کریم حفظ کرلیتے ہیں، ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن (دین) میں ہیں جنہوں نے حفظ کیا ہوا ہے، ان کے سینوں میں محفوظ ہے۔ پھر ہم پانچ نمازوں میں اس کی آیتیں پڑھتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ جو شریعت اتری وہ سچی شریعت ہے اور دعویٰ ہے کہ ہمیشہ محفوظ رہے گی تو محفوظ رہی۔ تو ایک بہت بڑی دلیل یہی ہے۔ پھر (دین) کے Revival کے لئے اس کے نئے سرے سے اس کو جاری رکھنے کے لئے آنحضورﷺ نے پیشگوئی فرمائی، اس کے مطابق حضرت مسیح موعود آگئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ قائم ہوئی اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے کام (دین) کی ترقی کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں اور جو دوسرے لوگ ہیں وہ (دین) کی تعلیم پہ عمل کرتے ہوئے اپنے مشن کو آگے نہیں پھیلا رہے، مثلاً عیسائیت تھی، ایک زمانہ میں اگر پھیلی بھی تو وہ صرف لوگوں کے مزاج کے مطابق اپنی تعلیم کو ڈھالتی رہی، افریقہ میں اور ذریعہ سے تعلیم دی جارہی ہے۔ یورپ میں اور طریقہ سے دی جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس مذہب کو لوگ چھوڑ بھی رہے ہیں اور (دین) قبول کرنے کی طرف آرہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لاکھوں لوگ ہر سال احمدی (-) بھی بنتے ہیں۔ تو یہ موٹی موٹی باتیں بتادیں، یہ سچائی کی دلیل ہیں۔ پھر دعائیں قبول ہوتی ہیں، خدا تعالیٰ احمدیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ تمہاری دعا قبول ہوئی کبھی؟ اس پر بچے نے سر ہلایا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بس یہ بھی پھر سچائی ہے۔ بہت ساری دلیلیں دیا کرو اور اپنی قبولیت دعا کی دلیل بھی دو۔

ایک بچے نے یہ سوال کیا کہ حضور نے ایک خطبہ میں اطفال الاحمدیہ کو Mobile رکھنے سے منع کیا کہ یہ ہمارے لئے اس لئے منع ہے کیونکہ ہم کوئی Business نہیں کرتے نہ کوئی کام کرتے ہیں جس کے لئے ہمیں فون کی ضرورت پڑے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جب کوئی خادم بن جاتا ہے۔ پندرہ سال کا ہوتا ہے تو وہ لے سکتا ہے تو میرا سوال ہے کہ جب کوئی طفل پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کو Mobile لینے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سوال یہ ہے کہ Mobile کوئی گناہ تو نہیں ہے، اگر ضرورت ہے، بعض ماں باپ بڑے وہمی ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہمارے بچوں سے ہمارا رابطہ رہے، وہ چودہ پندرہ سال کی عمر میں لے دیتے ہیں، اگر تو تم اس کا غلط استعمال نہیں کر رہے اور آجکل کے جو Mobile آئے ہوئے ہیں Cellphone آئے ہوئے ہیں iphone ہے یا وہ جو اس نے نام لیا تھا سمارٹ فون اور جو دوسرے، Samsung وغیرہ کے جتنے فون ہیں Android وغیرہ ان پہ دوسری Application بھی آجاتی ہیں، غلط باتیں بھی آجاتی ہیں، اگر تو تم ان کو نیک کاموں کے لئے استعمال کرتے ہو تو میں نے جیسے پہلے بھی بتایا، تو کوئی حرج نہیں ہے اگر اپنے ماں باپ سے رابطے کے لئے استعمال کرتے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اپنے دوستوں سے اپنی Study کی بات پوچھنے کے لئے Text کرتے ہو یا رابطہ رکھتے ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر تم بجائے نیک کام کرنے، غلط Applications اور سارا دن اس کی کسی Game کے پیچھے لگے رہو اور نمازیں بھی چھوڑ دیں اور سارا دن ایسی غلط فلمیں دیکھنے لگ گئے جس سے تمہارے اخلاق خراب ہونے لگیں، تو پھر حرج ہے۔ اس لئے یہ نہ چودہ پندرہ سال کی عمر کا سوال ہے نہ اٹھارہ بیس سال کی عمر کا سوال ہے، اگر اس کا غلط استعمال ہے تو وہ بڑے کے لئے بھی غلط ہے اور چھوٹے کے لئے بھی غلط ہے، لیکن کیونکہ چھوٹے کو عقل نہیں ہوتی، اس لئے وہ جلدی لوگوں کی باتوں میں آکے غلط کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر تمہارے میں عقل ہے تو بیشک کرو۔ یہ تمہارے اماں ابا تمہیں لے کے دیں گے لیکن مہنگا بھی آتا ہے۔ کتنے کا آجاتا ہے iphone؟ (واقف نو طالب علم نے عرض کی دو سو یورو کا)

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب اماں ابا تمہارے پر دو سو یورو خرچ کریں گے تو تمہیں ہی ملے گا۔

ایک واقف نو طالب علم نے عرض کی کہ ایک دعا کی درخواست ہے کہ میرے ماموں ملائشیا میں رہتے ہیں ان کا کیس جلدی سے پاس ہو جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا باقی سب کا بھی ہو جائے، صرف تمہارے ماموں کا کیوں ہو؟

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ حضور بنے تھے آپ کو کیسا Feel ہوا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بس ایسا Feel ہوا جیسے مجھ پر کسی نے پہاڑ لاد دیا ہو۔

(جاری ہے)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم سعید احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید ڈیرہ رستم خان ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

ڈیرہ رستم خان ضلع خوشاب کی ایک بچی قدسیہ خاتون نے خدا کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور تقریباً 7 سال کی عمر میں مکمل کرلیا ہے۔اس کی تقریب آمین مورخہ 17 مئی 2015ء کونماز جمعہ کے بعد منعقد ہوئی۔ جماعت کے ایک بزرگ مکرم احمد خان صاحب نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور مکرم فلک شیر صاحب نے دعا کرائی۔بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو قرآنی تعلیم پر عمل کرنے والی اور جماعت کی خادمہ بنائے۔آمین

ولادت

❁ مکرم رانا عبدالغفور خاں صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ صائمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد کاشف صاحب لندن کو مورخہ 25 مئی 2015ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام فارس احمد عطا فرمایا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود مکرم شیخ گلزار احمد صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

درخواست دعا

❁ مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں مکرم منظور احمد خان بلوچ صاحب نصرت آباد گزشتہ ماہ سے مختلف عوارض کے باعث شدید علیل ہیں ۔علاج جاری ہے لیکن صحت روز بروز گر رہی ہے۔حالت کافی پریشان کن ہے۔تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنا فضل فرمائے اور انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔آمین

❁ مکرم چوہدری منور احمد صاحب سیکرٹری مال دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ارشاد احمد خان ارشد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ان دنوں مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ یوم خلافت

(مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 4 جون 2015ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب اور مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائبین ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے خلافت احمدیہ اور قبولیت دعا کی برکات نیز خلافت کے متعلق پیشگوئیاں اور اس کے ظہور کے موضوع پر تقاریر کیں۔آخر میں محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے صدارتی کلمات کہے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ 225 سے زائد انصار نے اس جلسہ سے استفادہ کیا۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

جلسہ یوم خلافت

❁ مکرم ماسٹر حمید خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 31 مئی 2015ء کو جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ کو جامع بیت الذکر گھٹیالیاں خورد میں گیارہ بجے دن جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم محمد عارف صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ گھٹیالیاں اور مکرم احسان احمد صاحب معلم وقف جدید گھٹیالیاں خورد نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔آخر پر خاکسار نے دعا کرائی۔کل حاضری 186 تھی۔نماز ظہر وعصر کے بعد ظہرانہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرمہ روبینہ رفاقت صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ بیت الحمد کوئٹہ اہلیہ مکرم رفاقت احمد صاحب نائب امیر کوئٹہ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 30 مئی 2015ء کو میری والدہ محترمہ نسرین الطاف صاحبہ زوجہ مکرم ملک الطاف احمد ربانی صاحب مرحوم 20 روز کی شدید علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اسی روز دارالضیافت میں مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم ناصر احمد صاحب صدر حلقہ G/11-2 اسلام آباد نے کرائی۔مرحومہ نے تین بیٹیاں خاکسار، مکرمہ شاہینہ صداقت صاحبہ سیکرٹری ناصرات اسلام آباد، مکرمہ عروج الطاف صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ وسیم احمد بابر صاحب فیصل آباد، دو بیٹے مکرم عاصم ربانی صاحب جرمنی، مکرم عاطف ربانی صاحب جرمنی، 4 نواسے ، 3 نواسیاں اور 6 پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔محترمہ والدہ صاحبہ کے دادا حضرت شیخ محمد حسین صاحب قانون گو رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔مرحومہ صابر وشاکر، بہادر، خودد ار، محنتی، عبادت گزار اور دعا گو تھیں۔ ازدواجی زندگی کے بعد کا عرصہ کوئٹہ میں گزارا یہاں حلقہ کی صدر اور مختلف امور دینی میں خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

آسامیاں خالی ہیں

❁ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں درج ذیل شعبوں میں آسامیاں خالی ہیں۔خواہشمند خواتین و مرد حضرات جن کے پاس متعلقہ شعبہ کی ڈگری، ڈپلومہ اور تجربہ ہو اپنی CV یا درخواستیں صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام ارسال کریں۔

1۔کنسلٹنٹ کارڈیک سرجن/کارڈیالوجسٹ Anesthetist
2۔کنسلٹنٹ ریڈیالوجسٹ
3۔رجسٹرار پتھالوجسٹ
4۔نفرالوجسٹ فزیشن
5۔رجسٹرار کارڈیالوجسٹ
6۔رجسٹرار سرجیکل کارڈیک سرجری
7۔رجسٹرار اینستھیز یا کارڈیک سرجری
8۔رجسٹرار پرفیوشنسٹ
9۔میڈیکل آفیسر
10۔کیتھ لیب ٹیکنیشن
11۔لیبارٹری ٹیکنیشن
12۔Echo ٹیکنیشن
13۔ڈائلائیسز ٹیکنیشن
14۔CT سکین ٹیکنیشن
15۔OT ٹیکنیشن
16۔CSSD ٹیکنیشن
17۔سٹاف نرس

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہنواز باجوہ صاحب مرحوم ایک پیچیدہ اور تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہیں ۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ کو اپنا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام 12 تا 14 جون 2015ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس میں تلاوت، نظم، نداء، پیغام رسانی، دینی معلومات اور کسوٹی کے علمی نیز دوڑ 100 میٹر، سلو سائیکلنگ ، سائیکل ریس ، ثابت قدمی ، لانگ جمپ ، میرو ڈبہ، کرکٹ، بیڈمنٹن، ریلے ریس اور والی بال کے ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ کیمپنگ کی گئی۔اس پروگرام کی افتتاحی تقریب مورخہ 12 جون کو ہوئی۔مکرم مجید احمد اللہ بلوچ صاحب صدر محلّہ نے دعا کرائی۔اختتامی تقریب مورخہ 16 جون کو منعقد ہوئی۔تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرمہ شاہد احمد چیمہ صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی ثناء نے رپورٹ پیش کی بعدازاں مہمان خصوصی محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے خدام کو نصائح کیں اور پھر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔دعا کے بعد عشائیہ دیا گیا۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے کل حاضری 95 تھی۔

فاران ریسٹورنٹ کی رمضان پیشکش

❁ ماہ رمضان میں وسیع گراسی پلاٹس میں گروپس اور فیملیز کے لئے افطار پارٹی کا انتظام موجود ہے۔

جس میں کھجور، پکوڑے، سینڈوچ، سکنجبین اور لذیذ کھانوں میں چکن کڑاہی ، چکن تکہ ، چکن سیخ کباب، بیف سیخ کباب، چکن مکھنی ، چکن بریانی، چکن پلاؤ، مٹن کڑاہی، مٹن پلاؤ، چپل کباب، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، شامی کباب اور ونگز دستیاب ہیں۔

نیز فیملیز کیلئے علیحدہ پردے کا انتظام موجود ہے۔گھروں میں افطاری کے لئے چکن قورمہ، چکن بریانی، چکن پلاؤ، مٹن پلاؤ، زردہ سپیشل کی دیگیں تیار کرنے کا انتظام بھی موجود ہے۔ نیز بڑے آرڈر کے لئے سیخ کباب اور چکن تکہ تیار کرنے کا انتظام گھر میں بھی کروایا جاسکتا ہے۔

آرڈر بک کروانے کا وقت صبح 10:30 بجے تا شام 5 بجے ہے۔

رابطہ نمبر فاران ریسٹورنٹ:0476213653
موبائل نمبر اسلم صاحب:0331-7729338
مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی نزد گندم گودام ریلوے روڈ ربوہ

(نظارت زراعت ربوہ)

☆..........☆..........☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

22 جون 2015ء

12:05 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:25 am	اوپن فورم
2:00 am	درس القرآن
3:15 am	خطبہ جمعہ 19 جون 2015ء
4:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن
6:50 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
7:25 am	تلاوت قرآن کریم
8:15 am	بستان وقف نو
9:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015ء
10:25 am	پاک پیغمبر اور رمضان المبارک
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس رمضان المبارک
12:05 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
12:25 pm	الترتیل
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 pm	طب وصحت
2:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015ء
4:00 pm	درس القرآن
5:10 pm	قرآن سب سے اچھا
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:15 pm	درس رمضان المبارک
6:30 pm	الترتیل
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	سیرت رسول اللہؐ
8:45 pm	راہ ہدیٰ
10:15 pm	درس ملفوظات
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	صومالیہ سروس
11:55 pm	سیرت رسول اللہؐ

23 جون 2015ء

12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:35 am	درس رمضان المبارک
1:50 am	قرآن سب سے اچھا
2:30 am	درس القرآن
3:40 am	درس ملفوظات
3:55 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	سیرت رسول اللہؐ
5:55 am	درس القرآن
7:35 am	تلاوت قرآن کریم
8:20 am	درس ملفوظات
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015ء
9:45 am	طب وصحت
10:20 am	قرآن سب سے اچھا
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس رمضان المبارک
11:30 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	درس مجموعہ اشتہارات
1:05 pm	آؤ اردو سیکھیں
1:25 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	دینی وفقہی مسائل
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 24 جون 1984ء
5:25 pm	رسول اللہؐ کی زندگی پر ایک نظر
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	درس رمضان المبارک
6:30 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
9:00 pm	نور مصطفویؐ
9:15 pm	پریس پوائنٹ
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	رسول اللہؐ کی زندگی پر ایک نظر
11:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015ء (عربی ترجمہ)

لہسن دماغی صلاحیت کیلئے مؤثر

امریکی یونیورسٹی کے پروفیسر کا کہنا ہے کہ بعض لوگ لہسن کو سپر فوڈ قرار دیتے ہیں کیونکہ سلفر کی وجہ سے یہ اینٹی آکسیڈنٹس اور جلن سے بہترین علاج کرتا ہے جبکہ لہسن کے مزید فوائد دریافت ہورہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ لہسن میں موجود کاربوہائیڈریٹس عمر رسیدگی، سگریٹ نوشی، دماغی چوٹ سے خلیات کو نہ صرف متاثر ہونے سے روکتے ہیں بلکہ انہیں درست بھی کرتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق خلیات، دماغ اور حرام مغز کی پہلی حفاظتی لائن ہوتے ہیں جو مختلف بیماریوں سے لڑتے ہیں جبکہ خصوصاً چوٹ کے بعد جلن کو کم کرتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 9/ اپریل 2015ء)

ربوہ میں سحر وافطار 22 جون

انتہائے سحر	3:23
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
وقت افطار	7:20

نیند کی کمی اور مرغن غذا

امریکہ کی یونیورسٹی آف پینسلو ینیا کے محققین نے 3 روز تک 34 افراد کو معمول سے کم نیند لینے دی، اس دوران جب ان لوگوں کو کھانے کی پیشکش کی گئی تو انہوں نے مرغن کھانوں کا انتخاب کیا۔ تحقیق کے سربراہ کا کہنا تھا کہ نیند کی کمی سے دماغ کا وہ حصہ متاثر ہوتا ہے جو غذا کے انتخاب میں مدد دیتا ہے اور ذہنی تھکان لوگوں میں زیادہ چکنائی والے کھانوں کی بھوک جگاتی ہے۔

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان
سپیشل رمضان آفر سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد طاہر اٹھوال: 0333-3354914

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر
کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری
DHL اور FEDEX کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد MCB بنک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود : 0321-7915213

Coming Soon Eid Collection
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men, Women, Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 16-2015 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے داخلہ فارم دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

STAFF REQUIRED

Skylite Networks Pvt. Ltd. requires following for its Rabwah Office for the following posts:

1. HR Personnel

Qualification: MBA (HR), BBA' May Also apply

Experience: at least 2years in Human Recourse Management

2. Senior Web/Application Developer

Qualification: Bachelors in Computer Sciences or Higher

Experience: Minimum of 2years of experience in Web/Application Development

Intrested canidates should send their Cv at **Jobs@skylite.com** along with their documents and an introductory letter from their Jama'at.

For further information Contact us at 047-6215742.

Address: Skylite networks (pvt)Ltd.,4/14,2nd Floor Bank Al-Falah,

Gole Bazar, Rabwah, Distt. Chiniot.

FR-10